4182- دوران حج نقاب کیے رکھا تو کیا اس پر کچھ لازم آتا ہے

سوال

دو برس قبل میں حج پر گئی تو میں نے نقاب کیے رکھا، پھر مجھے علم ہوا کہ دوران حج چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں، لیکن جب میں نے نقاب کیا تو مجھے باوثوق ذرائع سے کہا گیا تھا کہ چہرہ ڈھانپنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

1- عورت کے لیے چہرے کا پردہ کرنا اور اسے چھپانا اخلاق حسنہ میں شامل ہوتا ہے اللہ تعالی پردہ کرنے والیوں پر بہت زیادہ رحم کرے، میری دینی بہن شائد آپ کا سوال صرف دین کی حرص کی بنا پر ہی ہے- اللہ تعالی آپ کی حرص اور زیادہ فرمائے- لیکن سب سے بڑی حرص یہ ہے کہ ہم ان دینی احکامات کی پابندی کریں جو عورت کو نماز، اور حج میں نقاب اتارنے کا کہتے ہیں۔

اور خاص کر نماز میں تو کسی بھی حالت میں چہرہ ڈھانپنا حلال نہیں صرف اس صورت میں کہ اگر کوئی غیر محرم مرد موجود ہو تو، اور حج میں عورت کے لیے جائز ہے کہ اپنے چہرہ کو چادر سے چھپائے لیکن اس کے لیے نقاب پہننا جائز نہیں نقاب جسے برقع کہا جاتا ہے (یعنی چہرے کے ساتھ چمٹ والے نقاب جو دونوں طرف سے باندھا جاتا ہے) عورت کے لیے احرام کی حالت میں اسے باندھنا جائز نہیں۔

لیکن اس کے لیے یہ حلال ہے کہ وہ اپنے چہرہ کو اپنی اوڑھنی کے ذریعہ یعنی سر سے کپڑا نیچے ڈال کر چہرہ چھپائے (یعنی جب غیر محرم مرد سامنے آئیں تو اسے چہرہ چھپانا ہوگا) لیکن اگر نقاب کے علاوہ اور کچھ ملنا مشکل ہو اور اس کے سامنے غیر محرم مرد آجائیں تو اس حالت میں وہ نقاب کے ذریعہ ہی اپنا چہرہ چھپالے وگرنہ نہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں آپ ہمیں کیا پہننے کا حکم دیتے ہیں ؟

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم نہ تو قمیص پہنو اور نہ ہی سلوار اور پاجامے، اور نہ ہی پگڑی باندھو اور نہ ٹوپی پہنو، لیکن اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر پہن لے، اور تم زعفران اور ورس لگی ہوئی کوئی چیز نہ پہنو، اور احرام والی عورت نقاب نہ کرے اور نہ ہی دستانے پہنے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1468) صحیح مسلم حدیث نمبر (1177)۔

2- اور اجنبی اور غیر محرم مردوں کے ڈر سے نقاب کے علاوہ کوئی کپڑا وغیرہ لٹکا کر چہرہ چھپانے کے جواز کے بارہ میں کئی ایک صحابیات سے ثابت ہے کہ وہ ایسا کیا کرتی تھیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلیں تو ہم احرام کی حالت میں تھیں، جب ہم سے کوئی قافلہ ملتا تو ہم اپنے چہرے پر کپڑا لٹکا لیا کرتی تھیں۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (1833) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2935)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد نہیں کہ آپ نے احرام والی عورت پر چہرہ ڈھانپنا حرام کیا ہو، بلکہ آپ نے اس پر صرف نقاب کرنا حرام کیا ہے کیونکہ چہرے کا لباس ہے، اور نقاب اور چہرہ ڈھانپنے میں فرق ہے، لھذا اس بنا پر اگر احرام والی عورت سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تو ہم کہیں گے :

اس میں کوئی حرج نہیں لیکن افضل یہ ہے کہ جب اس کے ارد گرد غیر محرم مرد نہ ہوں تو وہ چہرہ ننگا رکھے ، اس کے لیے ان غیر محرم مردوں سے چہرا چھپانا واجب ہے ۔ دیکھیں : الشرح الممتع (153/7) ۔

3– جو کچھ آپ کے ساتھ حج میں گزرا اور جو صورت آپ نے ذکر کی ہے اس کی نسبت ہم یہ کہیں گے کہ جہالت کی بنا پر آپ کے معذور ہونے کی وجہ سے آپ کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا ، اور احرام کی حالت میں جتنی بھی محظورات جہالت یا بھول کر کی جائیں اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا اور نہ ہی فدیہ لازم آتا ہے

یعلی بن امیۃ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جعرانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے عمرے کا احرام باندھ رکھا اور اس کی داڑھی اور سر پر زرد رنگ کی خوشبو لگی ہوئی اور اس پر ایک جبہ تھا وہ کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میں عمرے کا احرام باندھا ہے اور اس حالت میں ہوں جسے آپ دیکھ رہے ہیں :

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

اپنے اوپر سے جبہ اتار دو اور یہ زرد رنگ (کی خوشبو) دھوڈالو ، اور جو کچھ تم اپنے حج میں کرنے والے تھے وہی اپنے عمرہ میں کرو ۔ دیکھیں : صحیح بخاری حدیث نمبر (1697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1180) ۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اور نسیان و بھول کی طرح ہی جہالت اور اکراہ یعنی جبر بھی ہے : یعنی اگر کسی انسان نے احرام کی حالت میں بھول کر کپڑے پہن لیے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا ، لیکن صرف اتنا ہے کہ جیسے ہی اسے یاد آئے تو وہ فورا کپڑے اتارے اور اوپر نیچے دو چادریں پہن لے ۔

اور اسی طرح خوشبو بھی ہے کہ اگر اس نے بھول کر احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کر لی تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں آتا ، لیکن یہ ہے کہ جیسے ہی اسے یاد آئے وہ اسے دھونے میں جلدی کرے ۔

دیکھیں : الشرح الممتع لابن عثیمین (222/7) ۔

واللہ اعلم.